سوال

(42) کاغذ کے استنجاء کرنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کاغذ کے ساتھ استنجا کرنے کا کیا حکم ہے ؟ پیشاب اور پاخانے کا اثر اگر کاغذ سے دُور کر دیا جائے تو کیا وہ پانی کے قائم مقام ہو سکتا ہے اور اس طرح نماز پڑھنا درست ہو گا ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں کاغذ سے استنجا کرنا اور بول و براز کے محل کو صاف کرنا جائز اور درست ہے اس کے علاوہ ہر جامد اور خشک چیز سے استنجا کرنا درست ہے بشر طیکہ وہ طاہر ہو جیسا کہ پتھر، لکڑی، کپڑا اور مٹی وغیرہ سے استنجا کرنا درست ہے اور بول و براز کا محل اس سے پاک ہو جائے گا ۔ البتہ ہڈی اور جانوروں کی لید اور گوبر سے استنجا کرنا درست نہیں ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے ۔ ان چیزوں سے استنجا کرنے کی شرط یہ ہے کہ وہ اس مقام کو صاف کر دے جہاں بول و براز کا اثر ہے اور کم ازکم بول و براز والی جگہ کو تین دفعہ صاف کرنا ضروری ہو گا، اور یہ چیزیں پانی کے قائم مقام ہوں گی ۔ جیسا کہ بہت سی روایات میں اس کی تفصیل آتی ہے ۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت سے فارغ ہو تو اسے تین پتھروں سے پاکیزگی حاصل کرنی چاہیے ۔ یعنی تین پتھروں سے استنجا کرنا چاہیے اور یہ اس کے لیے کافی ہو جائے گا ۔ یہ حدیث حضرت عائشہ ؓ سے مروی ہے اور اسے امام احمد رحمة اللہ علیہ، ابو داؤد رحمة اللہ علیہ اور نسائی رحمة اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور حافظ دار قطنی رحمة اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے ۔

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الطہارۃ جلد 1 ص 45

محدث فتویٰ